آٹھواں عجوبہ

محمد عادل منہاج

'بس میرا خیال ہے اتنی کھدائی کافی ہے'
ہاں ٹھیک ہےمیں سطح ہموار کردوں' یہ کہ کراس نوجوان نے گڑھے میں ہاتھ ڈالا اور برف نکال کر باہر'
'پھینک دی پھر وہ چونکا 'ارے ! یہ ابھار سا کیسا ہے؟
کیسا ابھار؟' دوسرا نوجوان حیران ہو کر بولا'
یہ دیکھوتہہ میں کوئی گول سی چیز ہے' اس نے تہہ میں موجود ابھار پر انگلی سے کھٹ کھٹ کی'
ذرا اس کے اطراف سے کھدائی کرو'دوسرا الجھن کے عالم میں بولا'
پہلے نے جواب دیے بغیر مزید کھدائی کی
' '

میں پروفیسر کو بلا کر لاتا ہوں'دوسرا بولا اور قریب موجود عمارت کی طرف دوڑ لگادیتا حد نگاہ برف کا'
میدان تھاجا بجا برف کے ٹیلے بھی نظر آرہے تھےیہ دنیا کا ساتواں براعظم انٹارکٹیکا تھابرفانی براعظم
یہاں دوسرے ملکوں کی طرح پاکستان کی تجربہ گاہ 'جناح اسٹیشن ' بھی واقع تھی اس براعظم کو ساری
دنیا کے سائنسدان ایک تجربہ گاہ کے طورپر استعمال کرتے تھےتاہم یہاں کسی قسم کا ایٹمی تجربہ
کرنے کی ممانعت تھیصرف پرامن مقاصد کے لیے تجربات کیے جا سکتے تھے'جناح اسٹیشن'
انچارج پروفیسر معید تھےنعیم اور ریحان ان کے اسسٹنٹ تھےجوآج کسی نئے تجربے کے لیے برف میں
چھوٹا سا گڑھا کھود رہے تھے جہاں ایک مشین فٹ کرنا تھی کہ انہیں گڑھے میں گنبد نما چیز نظر آئی
تھیاب پروفیسر ادھر آرہے تھے
کیوں بھئی کیا نظر آ گیا تم لوگوں کو؟' وہ قریب آتے ہوئے بولے'
آپ خود دیکھ لیں سر'ریحان بولا'
پروفیسر نے گڑھے میں جھانکا ایک لمبوتری سی چیز گڑھے میں سے جھانک رہی تھی
مزید کھدائی کرو ریحان'پروفیسر نے کہااوروہ برفیلی زمین پر اکڑوں بیٹھ گئےریحان اس گنبد کے چاروں'
طرف کھدائی کرنے لگالمبوترا سا گنبد برف سے نکلتا چلا گیاتینوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا
رہی تھیں گنبد کا پھیلاؤ بڑھتا جا رہا تھاپھر کچھ دیر بعد گنبد کا پھیلاؤ کم ہونا شروع ہوگیا گڑھا کافی
گہرا ہو چکا تھااور پھر نعیم کی حیرت بھری آواز ابھری
'اف خدا ! یہ تو بہت بڑا انڈا نظر آرہا ہے'
'واقعی لگتا تو انڈا ہی ہے مممگر یہ اتنا بڑا دیو قامت انڈا یہاں انٹارکٹیکا کی برف میں کہاں سے آ گیا؟'
ریحان بھی حیرت سے بولا
میں اپنی زندگی میں اتنا حیران کبھی نہیں ہواذرا سوچو جب یہ انڈا اتنا بڑا ہے تو یہ انڈا دینے والا جانوریا'

پرندہ کتنا بڑا ہوگا؟'پروفیسر انڈے کو گھورتے ہوئے بولے
'سنا ہے لاکھوں برس پہلے دنیا میں دیو قامت جانور اور پرندے ہوا کرتے تھے'
ہاں مگر لاکھوں برس پہلے کے جانور کا انڈا یہاں کہاں سے آگیا؟'نعیم بولا'
ایسا ہونا ناممکن بھی نہیں نعیملاکھوں برس پہلے کی زمین آج کی زمین سے قطعی مختلف تھیاس'
وقت آج کی طرح دنیا سات براعظموں پر مشتمل نہ تھی ہو سکتا ہے اس زمانے میں کسی دیو قامت
جانور نے یہ انڈا دیا ہو شاید اس نے یہ انڈا سمندر میں دیا ہوگا اور کسی طرح یہ بہتا ہوا اس علاقے میں
آگیا اور وقت گزرنے کے ساتھ یہ سمندر برفیلا بن گیا انڈا برف میں دبا رہ گیا پھر لاکھوں برس میں زمین
میں تبدیلیاں آئیں اور براعظم بن گئے'پروفیسر بولتے چلے گئے
واقعی اوریوں بھی برف میں کوئی چیز کبھی بھی خراب نہیں ہوتی لہذا یہ انڈا بھی یقینا لاکھوں برس پہلے'
کی طرح تروتازہ ہوگا'ریحان بولا
'نعیم ہمیں فورا یہ انڈا اپنے ملک پہنچانا ہوگا تم رابطہ قائم کرو'

نصیر اعجاز حیاتیات کے ڈاکٹر تھے لاکھوں برس پیشتر فنا ہوجانے والے جانور ڈائنوسار وغیرہ ان کا خاص
شعبہ تھاانہوں نے مختلف مقامات سے ملنے والی ہڈیوں کو جوڑ کر ایک ڈائنوسار کا ڈھانچہ بھی بنایا تھا
جو میوزیم میں رکھا تھاانٹارکٹیکا سے ملنے والا جناتی انڈا ان کے حوالے کیا گیا تھاانڈے کو دیکھ کر ان
کے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی تھی
یہ انڈا یقینا صدیوں پیشتر فنا ہونے والے دیو قامت جانوروں کے بارے میں ہماری معلومات میں اضافے'
'انہوں نے ائرپورٹ پر اخباری رپورٹروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا
اس وقت وہ اپنی تجربہ گاہ میں موجود تھے کہ دروازہ دھڑسے کھلا اور ان کا معاون محسن تیزی سے
کمرے میں داخل ہوااس کے ہاتھ میں چند ایکسرے اورچہرے پر جوش کے آثار تھے
لگتا ہے کوئی بہت ہی خاص بات پتہ چلی ہے'ڈاکٹر نصیر مسکرائے'
' یس سر یہ اس انڈے کی ایکسرے رپورٹ ہے اس انڈے میں ایک نیم مردہ بچہ موجود ہے'
!!'ڈاکٹر اپنی سیٹ سے اچھل پڑے انہوں نے محسن کے ہاتھ سے ایکسرے جھپٹ لیا اور حیرت سے'
پھیلتی آنکھوں کے ساتھ ایکسرے کو گھورنے لگے
حیرت انگیز لاکھوں سال پرانا انڈا ہی ایک عجوبہ تھا اوریہ یہ تو آٹھواں عجوبہ ہوگیاصدیوں پرانے جانور کا'
'وہ بڑبڑائے
سر لگتا ہے کہ جس جانوریا پرندے کا یہ انڈا ہے اس نے کافی عرصہ انڈے کو سیا تھا اور جب اس میں'
بچہ تقریبا بن چکا تو شاید کوئی آفت ٹوٹ پڑی یا وہ جانور ہلاک ہوگیا اور انڈا اسی حالت میں برف میں جم
گیا اور اور سرآپ جانتے ہیں برف میں کوئی چیز خراب نہیں ہوتی خواہ لاکھوں سال گذر جائیں'
لہجہ ایک دم ہی عجیب سا ہوگیاڈاکٹر نصیر چونک اٹھے

تت تم کیا کہنا چاہتے ہو؟‘انہوں نے پوچھا’

میں یہ کہنا چاہتا ہوں سر کہ لاکھوں سال تک یہ بچہ فریز حالت میں رہا ہے اگر اب اسے مصنوعی’
طریقے سے سیا جائے تو ہو سکتا ہے یہ بچہ انڈا توڑ کر باہر نکل آئے‘

ڈاکٹر نصیر اس کی بات سن کر حیران رہ گئے‘!’

کیوں نہیں ہوسکتاآپ جانتے ہیں کہ آج کل جب کسی بیماری کا علاج نہیں ملتا تو مریض کو اسی طرح’
فریز کر کے بے ہوش کر دیا جاتا ہےوہ تقریبا مردہ ہو جاتا ہے اور کئی سالوں تک اسی حالت میں رہتا
ہےپھر سالوں بعد اس بیماری کا علاج دریافت ہوتا ہے تو اسے دوبارہ ہوش میں لا کر علاج کیا جاتا ہے‘

ہاں آج میڈیکل سائنس اتنی ترقی کرچکی ہے کہ مریض کو کئی سالوں تک نیم بے ہوشی کی حالت میں’
رکھا جا سکتا ہے مگر اس انڈے کو تو لاکھوں سال گذر چکے ہیں‘

سر چند سال ہوں یا لاکھوں سال اصول تو ایک ہی رہے گا نا ! میرا سو فیصد خیال ہے کہ اس انڈے میں’
موجود بچہ مرا نہیں بلکہ فریز رہا ہے اسے دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے‘

’ ‘

اورپھر ڈاکٹر نصیر نے اس انڈے کو مصنوعی حرارت میں رکھا جس طرح مرغی کے انڈے حرارت میں رکھے جاتے ہیں تو اکیس دن بعد چوزے نکل آتے ہیںاسی طرح اس انڈے کو مصنوعی طریقے سے سیا جا رہا تھا مگر انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ انڈا پہلے کتنے دن سیا جا چکا ہے اور اسے مزید کتنے دن سینا ہے انہیں یہ بھی صحیح طریقے سے معلوم نہیں تھا کہ اسے کتنی حرارت دینی چاہیے یہ سارا اندازوں کا کھیل تھا

ناشتے سے فارغ ہوکر ڈاکٹر نصیر اپنی تجربہ گاہ میں آئے تو محسن وہاں موجود تھا

میرا خیال ہے پہلے انڈے کا جائزہ لے لیں‘وہ بولا’

تم تو کچھ ذیادہ ہی بے چین ہو آؤ‘ ڈاکٹر نصیر مسکرائے اوروہ تجربہ گاہ کے پیچھے شیشے کے اس’
کمرے کی طرف چلے جس میں انڈا رکھا تھا

میرا خیال ہے کہ اگر دو تین دن تک بھی‘ڈاکٹر کے الفاظ درمیان میں ہی رہ گئےان کے جسم میں تھر’
تھری سی دوڑ گئی آنکھیں اس حد تک پھیل چکی تھیں کہ اب مزید گنجائش نہیں رہی تھی محسن کا دل بھی دھڑکنا بھول چکا تھا سامنے ہی شیشے کا کمرہ تھا جس کے بیچوں بیچ اسٹینڈ پر وہ انڈا رکھا گیا تھا مگر اب وہ انڈا دو ٹکڑوں کی صورت میں نیچے گرا پڑا تھا اور کمرے کے ایک کونے میں گوشت کا ایک ڈھیر پڑا تھا

پھر اس ڈھیر میں حرکت ہوئی دو بازو ہوا میں بلند ہوئے اور لرزتے جسم کے ساتھ وہ کھڑا ہوگیا

عجوبہ ہو چکا تھا لاکھوں برس پرانا زمانہ اس شیشے کے کمرے میں سمٹ آیا تھا

کیا ہم کوئی خواب دیکھ رہے ہیں؟‘ ڈاکٹر نصیر بڑبڑائے’

نوسریہ حقیقت ہے لاکھوں سال پرانا یہ پرندہ ساری دنیا میں ہلچل مچا دے گا' جوش سے محسن کی' آواز کانپ رہی تھی وہ واقعی کسی پرندے کا بچہ تھا مگر اسے بچہ کون کہ سکتا تھااس وقت بھی وہ شتر مرغ کے برابر نظر آرہا تھاصرف اس کا قد چھوٹا تھا مگر پھیلاؤ بے حد تھا اس کی چونچ بہت لمبی اورچوڑی

پھر جیسے ڈاکٹر کو ہوش آگیا وہ واپس تجربہ گاہ کی طرف دوڑے اورجلدی جلدی فون کرنے لگے پھرتوواقعی ساری دنیا میں ہلچل مچ گئی ساری دنیا سے سائنسدان اورڈاکٹر خصوصی طیارے سے اس جن نما بچے کو دیکھنے کے لیے آنے لگے اسے تجربہ گاہ کے پیچھے ایک بہت بڑے جنگلے میں رکھا گیا تھاڈاکٹر نے اس کے سامنے گوشت اورپھل وغیرہ ڈالے تو اس نے گوشت کی طرف دیکھا بھی نہیں اور پھلوں پر ٹوٹ پڑا یعنی وہ سبزی خور پرندہ تھا اس کی خوراک نے ڈاکٹر کے ہوش اڑادیے
اس وقت بھی وہ تربوز کھانے میں مشغول تھااس کے بازوؤں اورجسم پر کہیں کہیں پر نظر آرہے تھے ڈاکٹر کا خیال تھا کہ دوتین دنوں میں اس کا جسم مکمل طورپرپروں سے ڈھک جائے گا اوروہ مکمل پرندہ نظر آنے لگے گا
کئی ملکوں کے سائنسدانوں نے اس پرندے پرتحقیق کرنے کے لیے یہیں ڈیرے ڈال دیے تھے صبح صبح وہ سب ڈاکٹر نصیر کی تجربہ گاہ میں جمع ہو جاتے اوراپنے تجربوں میں مصروف ہوجاتے چند دنوں میں وہ واقعی ایک بھرپورپرندہ بن چکا تھا اب تواس کی طرف دیکھتے ہوئے بھی خوف آنے لگا تھاتاہم اس پرندے نے ابھی تک شرافت کا ثبوت دیا تھامگرآج وہ کچھ بے چین نظر آرہا تھا اورجنگلے میں ادھر سے ادھرٹہل رہا تھا اوربار بار چلا رہا تھااس کی چیخ بھی بہت زوردار تھی
آج اس کی طبیعت توحراب نہیں؟'محسن بولا'
میرا خیال ہے یہ اکیلا ہونے کی وجہ سے پریشان ہے یا پھر شاید اس ماحول میں ایڈجسٹ نہیں ہو' پارہاآخریہ لاکھوں سال پرانے ماحول میں رہنے والے پرندے کی اولاد ہے اس زمانے اوراس زمانے میں زمین آسمان کا فرق ہے'ایک سائنسدان بولا
'ہاں مگر اب ہم وہ ماحول تو اسے فراہم نہیں کرسکتے'
حضرات آئیے پہلے کھانا کھالیں پھر دیکھیں گے کہ ہم کیا کرسکتے ہیں محسن تم اسے کچھ پھل اور' ڈال دو'ڈاکٹر نصیر بولے
محسن نے مختلف پھل اوردرختوں کی شاخیں ایک ٹرالی میں رکھیں اورٹرالی لے کر جنگلے کے قریب آیا تالا کھولا اورٹرالی اندر الٹ دیااس کا خیال تھا کہ روز کی طرح آج بھی وہ پھلوں پر ٹوٹ پڑے گا مگر نجانے کیا ہوا وہ پرندہ تیزی سے کھلے دروازے کی طرف دوڑا محسن اسے اپنی طرف دوڑتا دیکھ کر دنگ رہ گیااس نے تیزی سے دروازہ بند کرنا چاہا مگر اسے دیر ہوچکی تھیپرندہ اس کے سرپر پہنچ چکا تھااس کی چونچ محسن کے سرپر لگی وہ دھڑام سے گرا اورپرندہ باہر نکل آیا محسن خوفزدہ ہو کر اٹھا وہ پرندے کے سامنے بونا لگ رہا تھا

پرندے نے زور دار چیخ ماری اور تیزی سے آگے دوڑا اس نے اپنے پر پھڑ پھڑائے اور پہلی اڑان لیا سے ہوا میں بلند ہوتے دیکھ کر محسن کو جیسے ہوش آ گیا وہ چیختا چلاتا ہوا تجربہ گاہ کی طرف دوڑا

جلد ہی سارے سائنسدان دوڑتے ہوئے ادھر آئے وہ سب او پر دیکھ رہے تھے پرندہ کسی جیٹ جہاز کی طرح پر پھیلائے ہوا میں تیر رہا تھا ایک بازو سے دوسرے بازو تک اس کا پھیلاؤ

'اف خدایا ! اب کیا ہو گا؟'

'اسے فوری طور پر پکڑنا ہو گا'

'مگر کیسے ؟ اس دیو کو کون قابو کر سکتا ہے؟'

ہمیں ہیلی کاپٹروں اور جہازوں سے مدد لینا ہو گی فضائیہ کی مدد کے بغیر اسے نہیں پکڑا جا سکتا ڈاکٹر'

'فورا کچھ کریں ورنہ ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں گے

مممیں حکام کو فون کرتا ہوں'ڈاکٹر نصیر اندر کی طرف دوڑے پرندے نے فضا میں دو تین چکر لگائے اور' پھر مشرق کی طرف پرواز کرتا ہوا دور جانے لگا

'یہ یہ کہاں جا رہا ہے اف ہم اسے کس طرح روکیں '

ہم کچھ نہیں کرسکتے اگر یہ نظروں سے اوجھل ہو گیا اور جنگلوں بیابانوں میں نکل گیا تو اسے ڈھونڈنا'

'

کاش فضائیہ فورا حرکت میں آ جائے'کوئی حسرت سے بولا'

پرندہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا

کراچی سے لاہور جانے والی فلائٹ پرواز کے لیے پوری طرح تیار تھیبس پائلٹ کو کنٹرول ٹاور سے ملنے والے اشارے کا انتظار تھاوہ آخری بار ہر کل پرزے کو دیکھ رہا تھا سب کچھ ٹھیک تھاپھر کنٹرول ٹاور نے پرواز کا اشارہ دیا اور جہاز نے ایک ہلکے سے جھٹکے سے حرکت شروع کی وہ سیدھا رن وے پر دوڑا جا رہا تھاپائلٹ آہستہ آہستہ اس کی رفتار بڑھاتا جا رہا تھاسب مسافر مطمئن تھے جہاز کے اندرونی حصے میں باتوں کا ہلکا سا شور تھا پھر جہاز کے اگلے پہیے او پر اٹھ گئے صرف چند لمحوں بعد پائلٹ اسے مکمل طور پر فضا میں بلند کردیتا اس وقت چاروں طرف دھوپ پھیلی ہوئی تھی بادل کا کہیں نام و نشان بھی نہ تھامگر پھر اچانک جہاز کے آگے اندھیرا سا چھا گیا پائلٹ نے حیرانگی سے او پر دیکھا اور پھر اسے اپنا سانس حلق میں اٹکتا محسوس ہواوہ ایک بہت بڑا دیو قامت پرندہ تھا جو اچانک ہی جہاز کے سامنے آ گیا تھاپرندے پر نظر پڑتے ہی پائلٹ کو گذشتہ چند دن سے اخبار میں چھپنے والی سنسنی خیز خبریں یاد آ گئیں جنہیں اس نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح دلچسپی سے پڑھا تھا دو دن پہلے ہی اس پرندے کے فرار کی خبر چھپی تھی اسے پہاڑوں دریاؤں جنگلوں شہروں غرض ہر جگہ تلاش کیا گیا مگر وہ نہ جانے کہاں غائب ہو گیا تھا اور آج نظر آیا تو کیسی خطرناک جگہ! ایسی سچویشن سے پائلٹ کا کبھی واسطہ نہ پڑا تھا وہ ایک دم پریشان ہو گیا کہ کیا کرے آیا جہاز کو فضا میں بلند کر دے یا نہیں ؟ اس نے

فورا کنٹرول ٹاور سے رابطہ کیا وہاں پہلے ہی کھلبلی مچی ہوئی تھی کنٹرول ٹاور سے اسے خبردار کیا گیا کہ اس صورت حال میں جہاز کا فضا میں بلند کیا جانا خطرناک ہے اگر اس پرندے نے جہاز کو ٹکر دے ماری تو سینکڑوں مسافروں کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی

مگر اب جہاز کو روکنے بے حد خطرناک کام تھا وہ فضا میں بلند ہونے کے لیے بالکل تیار تھا اگلے پہیے فضا میں بلند تھے اور وہ پچھلے پہیوں پر دوڑ رہا تھا اوراور کچھ فاصلے کے بعد رن وے بھی اختتام پذیر ہو رہا تھا اسے اب رن وے کی آخری حدود کے اندر اندر جہاز کو روکنا تھا جو اسے نا ممکن دکھائی دے رہا تھا پائلٹ نے چیخ کر اپنے معاون کو کچھ ہدایات دیں اور جہاز کے پہیوں کو واپس زمین پر لگانے اور اس کی رفتار کو کم کرنے لگا جونہی پہیے دوبارہ زمین پر لگے رن وے ختم ہو گیا سامنے کچا میدان تھا پائلٹ اور معاون کے چہرے دھواں دھواں ہو رہے تھے پائلٹ نے فورا بریک لگادیے اور جہاز روکنے میں اپنی پوری قوت صرف کر دی مگر یہ جہاز تھا بس یا ٹرک تو نہ تھا کہ بریک لگتے ہی رک جاتا جہاز کو بری طرح جھٹکے لگ رہے تھے مسافر بھی کھڑکیوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے چند منٹ پہلے کے پرسکون چہروں پر اب بے یقینی پریشانی اور خوف تھا وہ سب چیخ چلا رہے تھے دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہے تھے جو کبھی خدا کا نام نہ لیتے تھے وہ بھی اب اسی کو یاد کر رہے تھے مشکل وقت میں ہر ملحد مسلمان اور ہر مسلمان مومن دکھائی دیتا ہے

پوری طرح بریک لگانے کے باوجود اب بھی جہاز کی رفتار اچھی خاصی تھی اور پھر وہ رن وے سے کچے میدان میں اتر گیا تھا اب وہ ہچکولے کھاتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا ایک زور دار چیخ فضا میں گونجی اور پھر پائلٹ نے دیکھا وہ پرندہ غوطہ لگا کر گویا جہاز کو پکڑنے آرہا تھا پنجے یوں پھیلے ہوئے تھے کہ کسی کو پکڑنے کو بے قرار نظر آتے تھے پائلٹ کو یوں محسوس ہوا کہ اب وہ جہاز کی اسکرین توڑتا ہوا اندر گھس آئے گا مگر جہاز کے اوپر پہنچ کر وہ پھڑپھڑانے لگا جہاز کی رفتار خاصی کم ہوچکی تھی مگر وہ بری طرح ہچکولے لے رہا تھا پھر اچانک ہی پرندہ جہاز کے دائیں پر پر بیٹھ گیا جہاز ایک دم دائیں طرف کو WING جھک گیا پائلٹ گھبرا گیا مسافر چلا اٹھے پرندے نے جہاز کی کھڑکیوں سے اندر جھانکا اور دوبارہ فضا میں بلند ہوگیا اس کے ساتھ ہی جہاز ایک جھٹکے سے رک گیا اب فضا میں ہیلی کاپٹروں کی گونج سنائی دے رہی تھی فضائیہ حرکت میں آگئی تھی پرندے نے پھر ایک چیخ ماری اور ہوائی اڈے سے نکلتا چلا گیا اس وقت تک ہر طرف خوف و ہراس پھیل چکا تھا لیکن اگر کوئی اس پرندے کے دل کا حال جان سکتا تو اسے پتہ چلتا کہ پرندہ بھی بے حد خوفزدہ تھا لاکھوں سال پرانی دنیا کا پرندہ اس جدید دنیا سے خوفزدہ ہو گیا تھا اسے اپنا کوئی بھائی بند نظر نہیں آرہا تھا وہ خود کو اجنبی محسوس کر رہا تھا وہ جس طرف بڑھتا سب دور بھاگ جاتے اڑتے اڑتے اس نے نیچے نظر دوڑائی تو اسے عجیب و غریب چیزیں نظر آئیں اس نے انہیں قریب سے دیکھنے کے لیے نیچے غوطہ لگایا

سڑک پر ٹریفک رواں دواں تھا ہر کوئی تیزی میں تھا ہر ایک کو جلدی تھی دو منی بسیں ایک دوسرے سے

ریس لگاتی ہوئی جا رہی تھیں پچھلی منی بس ہر حالت میں اگلی کو اوورٹیک کر کے نکلنا چاہتی تھی مگر اس کے آگے ایک ٹرک مست ہاتھی کی طرح جھومتا جا رہا تھا منی بس ہارن پر ہارن بجا رہی تھی مگر ٹرک ڈرائیور پر کوئی اثر نہیں ہورہا تھا ٹرک ڈرائیور مزے سے گنگناتا ہوا ٹرک بھگا رہا تھا اور سائیڈ میں لگے آئینے سے منی بس کو نکلنے کی کوشش کرتا دیکھ کر مسکرا رہا تھا اچانک اس کی مسکراہٹ غائب ہوگئی اس کے ٹرک کے سامنے یہ کیا بلا آگئی تھی جن تھا یا بھوت؟ وہ اچانک ہی ٹرک کے سامنے آگیا اس نے خوفزدہ ہو کر ٹرک کو دائیں طرف گھمایا اور پوری قوت سے بریک لگادیپہیوں کی چرچراہٹ گونجی اور ٹرک کسی بے لگام دیو کی طرح اچھل کر فٹ پاتھ پر چڑھ گیا ڈرائیور کا سر زور دار انداز میں اسٹیرنگ پر لگااور ٹرک ایک بند دکان کا شٹر توڑتا ہوا اندر گھس گیا سڑک پر بریکوں کی آوازیں گونج رہی تھیں ریس لگاتی منی بسوں نے بھی بریک لگائے تھے اگلی منی بس تو سڑک پر پھسلتی ہوئی تقریبا ترچھی ہو کر رک گئی اور دوسری زور دار طریقے سے اس سے ٹکرائی پیچھے آنے والی دو کاروں کے ڈرائیوروں نے بھی بر وقت بریک لگادی پھر بھی ایک کار فٹ پاتھ سے ٹکرا کر رکی اور دوسری اس کے پچھلے حصے سے ٹکرائی اور اس کی ہیڈ لائٹس چکنا چور ہوگئیں ذرا سی دیر میں سڑک پر ٹکرائی ہوئی گاڑیوں کی لائن لگ چکی تھیسب لوگ خوفزدہ انداز میں سر اوپر اٹھائے اس آسمانی بلا کو دیکھ رہے تھے اچانک اس نے نیچے کو غوطہ لگایا تو ایک بھگدڑ مچ گئی جس کا جدھر منہ اٹھا بھاگ لیا لوگ ایک دوسرے سے ٹکرائے کوئی نیچے گر گیا کوئی کچلا گیا کسی کو کسی کی پروا نہ تھیپرندہ سڑک سے تھوڑا ہی اوپر اڑ رہا تھا کچھ دور سے ایک چھوٹی سی صابن دانی نما کار چلی آرہی تھی اس کے ڈرائیور کی نظر اچانک ہی سامنے سے آتے ہوئے بھوت پر پڑی دہشت سے اس کا منہ کھل گیا وہ بریک لگانا بھی بھول گیا اور پھر نہ جانے پرندے کو کیا سوجھی اس نے دوڑتی ہوئی کار کے چھت پر لگے جنگلے کو پنجوں سے دبوچا اور اپنے پنجوں میں کار کو اٹھائے ایک اونچی اڑان لی کار کے مالک کا دل دھڑکنا بھول چکا تھا نیچے کھڑے لوگ خوفزدہ نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے ایسا منظر تو انہوں نے کسی انگریزی فلم میں بھی نہ دیکھا تھا کہ ایک پرندہ کار کو لے اڑے

ایک دیو ہیکل ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ڈاکٹر نصیر نے بھی یہ منظر حیرانگی سے دیکھااس بھاری بھرکم ہیلی کاپٹر کے نیچے ایک مضبوط جال لٹک رہا تھاڈاکٹر نصیر نے کہا تھا کہ پرندے کو قابو میں کرنے یہی ایک طریقہ ہے کہ کسی طرح اس کے اوپر پہنچ کر اس پر جال گرا دیا جائےمگر ہیلی کاپٹر میں موجود فوجیوں کو حکام نے چند اور ہدایات بھی دی تھیںایک ہیلی کاپٹرا س کے پیچھے بھی تھا جس میں فوجی ہتھیاروں سے لیس بیٹھے تھے دونوں ہیلی کاپٹر پرندے کے تعاقب میں تھے کچھ آگے گئے تو ہیلی کاپٹروں میں موجود افراد نے دیکھا کہ سڑک پر گاڑیوں کی لائن لگی تھی آگے پھاٹک بند تھا دور سے ریل آتی نظر آرہی تھی ریل قریب آتی جا رہی تھی ریل کے ڈرائیور کی نظر بھی او پر پڑی اور اس کا منہ بھی کھل گیا ریل کی کھڑکیوں سے جلد ہی سر نمودار ہونے شروع ہوگئے ادھر پرندہ حیرت سے ریل کو دیکھ رہا تھا دوسری طرف اس سے کار سنبھالی نہ جا رہی تھی شاید اس کے پنجوں میں تکلیف بھی ہورہی تھیپھر

ایک درد بھری چیخ ابھری اور کار اس کے پنجوں سے چھوٹ گئی پرندہ اس وقت ریلوے لائن کے اوپر تھا اور ریل پھاٹک کے قریب آچکی تھی جونہی کار چھوٹی کار ڈرائیور نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں پھر وہاں پر موجود ہزاروں افراد نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا کار تیزی سے نیچے آئی ادھر ریل قریب آ گئی اور کار ریل کے ایک ڈبے کے اوپر گریکار ڈرائیور کی آنکھیں بند تھیں پھر جب چند لمحوں تک کچھ نہ ہوا تو اسے عجیب سا احساس ہوا اس نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں اور سامنے ونڈ اسکرین سے دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اس کی کار ریل کے ایک ڈبے کے اوپر کھڑی تھی اور ریل پوری رفتار سے دوڑے جا رہی تھی وہ آسمان سے گر کر ریل میں اٹک گیا تھا ریل ڈرائیور نے بھی سر نکالے یہ منظر دیکھ لیا اس نے کچھ سوچا اور فورا بریک لگانا شروع کردیا اسے خطرہ محسوس ہوا تھا کہ کہیں کار نیچے نہ گر پڑے

ادھر پرندہ اس ساری کاروائی سے بے خبر آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا تھا ہیلی کاپٹر اس کے پیچھے تھے وہ اس کے قریب ہونے کی کوشش کر رہے تھے ایک فوجی وائرلیس پر تازہ ترین صورتحال بتا رہا تھا اور دوسری طرف کی ہدایات سن رہا تھا پھر کچھ دیر بعد ہوا میں نمی کا تناسب بڑھنا شروع ہوگیا ساحل سمندر آ گیا تھا یہ کلفٹن تھا ابھی شام پوری طرح نہیں پھیلی تھی اس لیے رش ابھی کم تھا مگر جتنے بھی لوگ تھے ان کی نگاہیں آسمان پر تھیں اب ایک ہیلی کاپٹر پرندے کے اوپر پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا پرندہ سمندر کے اوپر پہنچ چکا تھا اور آگے ہی آگے جا رہا تھا نہ جانے اس کی منزل کہاں تھی؟ شاید وہ اپنے زمانے کو ڈھونڈ رہا تھا جو لاکھوں سال پیچھے کھو چکا تھا اب وہ سمندر میں کافی آگے نکل چکا تھا اور ایک ہیلی کاپٹر تقریبا اس کے اوپر آ گیا تھا فضا خاموش تھی شاید وہ بھی سانس روکے یہ منظر دیکھ رہی تھی فوجیوں نے رسیاں کاٹ دیں اور جال تیزی سے نیچے گرا اسی وقت ایک عجیب بات ہوئی پرندے نے تیزی سے ایک غوطہ لگایا اور دوسرے ہی لمحے وہ سمندر کے اندر تھا جال سمندر پر گرا

یہ یہ کیا ؟ یہ پرندہ تو سمندر میں بھی غوطہ لگا سکتا ہے'ایک فوجی چلایا'

اس کی اس صلاحیت کا تو مجھے بھی پتہ نہ تھا'ڈاکٹر نصیر بولے وہ پریشان ہوگئے تھےپرندہ قابو میں' آتے آتے رہ گیا تھا لب بام دو چار ہاتھ دور رہ گیا تھا پھر پانی میں شور سا اٹھا اور پرندہ کمان سے چھوٹے تیر کی طرح سمندر سے نکلا اور پھر فضا میں اڑنے لگا

اب اب کیا کریں؟'ڈاکٹر نصیر پریشان ہو کر بولے'

اسی وقت فضا میں گولیوں کی آواز گونجی ڈاکٹر نصیر چونک اٹھے انہوں نے خوفزدہ نگاہوں سے دروازے سے باہر دیکھا دوسرے ہیلی کاپٹر سے رائفلیں جھانک رہی تھیں

یہیہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟انہیں روکیں ہمیں پرندے کو زندہ پکڑنا ہے'ڈاکٹر نصیر چلائے'

خاموش رہیں ڈاکٹر صاحبہم وہی کر رہے ہیں جو کہا گیا ہےیہ پرندہ انسانی جانوں سے ذیادہ قیمتی نہیں' شاید آپ کو پتہ نہیں اس پرندے کی وجہ سے ایک جہاز تباہ ہوتے ہوتے بچاہے اور ٹریفک کے مختلف حادثات میں پانچ افراد ہلاک اور سو سے ذیادہ زخمی ہو گئے ہیں'فوجی نے سرد آواز میں کہا

مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ پرندے کو ہلاک کردیں یہ لاکھوں سال پرانا پرندہ ہے بے حد قیمتی ہے' اس کے ذریعے ہم لاکھوں سال پرانے زمانے کے بارے میں وہ کچھ جان سکیں گے جو ہم ویسے کبھی بھی معلوم نہ کر سکتے' ڈاکٹر نصیر بے چینی کے عالم میں بولےاسی وقت گولیوں کی آواز پھر گونجی اور ساتھ ہی پرندے کی چیخ کی آواز سنائی دی اس کی چیخ بے حد طویل اور تکلیف دہ تھی وہ درد سے چلا رہا تھا

نن نہیں یہ نہیں ہو سکتاتت تم لوگوں نے اسے مار ڈالا' ڈاکٹر نصیر رودینے کو تھے'

ہم اسے مارنا نہیں چاہتے ڈاکٹر صاحبصرف زخمی کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس پر قابو پا سکیں' فوجی نرم' لہجے میں بولا

پرندہ مسلسل چیخ رہا تھا وہ آہستہ آہستہ سمندر کے قریب ہو رہا تھا اسی وقت ڈاکٹر نے دیکھا کہ دوسرے ہیلی کاپٹر سے رسیاں لٹکائی جا رہی تھیںجن کے سروں پر پھندے لگے ہوئے تھے فوجیوں کی کوشش تھی کہ کسی طرح پھندہ پرندے کے پاؤں میں پھنسا دیں ادھر پرندہ اب سمندر کی بالکل سطح پر پرواز کر رہا تھابار بار وہ چلا اٹھتااس کے پروں کی حرکت سست ہورہی تھی

شش شاید پرندہ سخت تکلیف میں ہےلگتا ہے گولی اس کے جسم میں لگ گئی ہے کاش میں کچھ'
'ڈاکٹر نصیر دکھ بھرے لہجے میں بولےفوجی نے کوئی جواب نہ دیاپرندہ اچانک دھپ سے سمندر پر گر پڑا وہ آدھا سمندر میں ڈوبا ہوا تھا اور ایک پر سطح سمندر پر پھیلا ہوا تھا پھر آہستہ آہستہ وہ سمندر میں غائب ہوگیاڈاکٹر نصیر کا رنگ اڑ گیا

نہیںنہیں یہ نہیں ہو سکتایہ نہیں مر سکتااسے بچاؤخدا کے لیے اسے بچالو' وہ چلائےفوجی فورا وائرلیں پر' ساری صورتحال بتانے لگا ڈاکٹر نصیر پھٹی پھٹی نگاہوں سے سمندر کو گھور رہے تھے کہ شاتد ابھی وہ پرندہ سمندر سے نکلے گا اور پھر فضاؤں میں اڑنے لگے گا ایک منٹ دو منٹ پانچ منٹ مگر پرندہ نکلتا نظر نہ آیاپھر انہیں دور سے بڑی بڑی لانچیں آتی نظر آئیں

ڈاکٹر نصیر نے جب پرندے کی لاش دیکھی تو شدت غم سے وہ بے ہوش ہوکر گر پڑے ان کے خواب چکنا چور ہوگئے تھے لاکھوں سال پرانا مہمان رخصت ہوکر شاید واپس اپنے ماضی میں جاچکا تھا ماضی کو جاننے کا جو موقع ملا تھا وہ حکا م کی جلد بازی سے ہاتھ سے نکل گیا تھا ماضی پر سے جو پردہ اٹھنے لگا تھا وہ پھر گر پڑا تھا اور اب شاید ہمیشہ یونہی پڑا رہتا

دنیا میں روزانہ کتنے ہی لوگ ہلاک ہوتے ہیںکسی کو کوئی پروا نہیں ہوتی انسانی جان کی تو کوئی اہمیت ہی نہیںبڑے بڑے لیڈر رہنما حکمران قتل کر دیے جاتے ہیں مگر ان کے قاتل نہیں پکڑے جاتے ہر کیس فائل کر دیا جاتا ہے چند دن خوب شور مچتا ہے پھر خاموشی چھا جاتی ہےوہ تو پھر ایک پرندہ تھااس کے مرنے پر کسی کو کیا غم ہوتاسائنسدانوں نے خوب شور مچایابڑی لے دے ہوئیاخبار والوں نے خوب مرچ مسالوں والی خبریں لگائیں مگرپھروہی ہواشور دبتا گیا اب کوئی کر بھی کیا سکتا تھاحکام کے پاس ایک

ہی جواب تھا کہ پرندہ انسانی جانوں سے قیمتی نہ تھا اوراس کی وجہ سے بہت سا جانی و مالی نقصان ہوا
تھا اورپھر ان کا ارادہ اسے صرف زخمی کرنے کا تھا گولی غلطی سے اس کے جسم میں جا لگیایسی
غلطیاں اکثر حکام سے ہو جاتی ہیں
ڈاکٹر نصیر اور چند سائنسدان انٹارکٹیکا پہنچے اور جہاں سے وہ انڈہ ملا تھا اس کے آس پاس سے
کھدائی کروائیدور دور تک برف کا جائزہ لیا کہ شاید کوئی اور انڈہ مل جائے مگر وہاں برف کے سوا اور کچھ

اس پرندے کو مصالحے لگا کر فرعونوں کی ممیوں کی طرح عجائب گھر میں رکھا گیا تھا جہاں اس کی
کھلی نگاہیں سب سے سوال کررہی تھیں ‘کیا مہمانوں سے ایسا سلوک کیا جاتا ہے!!!!!‘